ہفت وار رسالہ: 418
WEEKLY BOOKLET: 418

اربعینِ عطّار

قسط: 3

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قلم مبارک سے لکھی ہوئی 40 احادیثِ کریمہ

صفحات: 40

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اربعینِ عطّار (قسط:3)

دُعائے عطّار: یا اللہ پاک! جو کوئی 40 صفحات کا رسالہ "اربعینِ عطّار (قسط:3)" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی مکّی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جنّت میں پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "جس نے مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا، اُس کا درودِ پاک مجھ تک پہنچے گا اور میں اُس پر دُرود بھیجوں (یعنی دعائے رحمت کروں) گا اور اس کے علاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جائیں گی۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، 1/446، حدیث:1642)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

پہلے اِسے پڑھیں

امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ مختلف موضوعات پر احادیثِ مُبارَکہ لکھ کر عنایت فرماتے رہے، جن کو جمع کرکے پہلی دو اربعینِ عطّار (قسط 1 اور قسط 2) کی طرح قسط 3 جاری کی جارہی ہے۔ موقع کی مناسبت سے بعض احادیثِ مبارکہ کی شرح بھی شعبے کی طرف سے شامل کی گئی ہے تاکہ پڑھنے والوں کے لئے احادیثِ مبارکہ کے معانی و مَفْہوم سمجھنا آسان ہو۔ یہ رسالہ بھی امیرِ اہلِ سنّت کے قلم سے لکھی ہوئی حدیثِ پاک اور شعبہ **"ہفتہ وار رسالہ مطالعہ"** کی طرف سے اس حدیث کی کمپوزنگ کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

جس دروازے سے چاہو جنّت میں داخل ہو جاؤ

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: میری اُمّت کے لیے جس نے 40 حدیثیں یاد کیں جن کے ذریعے اللہ پاک اُنہیں نَفع عطا فرمائے تو اُس سے کہا جائے گا: **"جنّت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔"**

(اَلْعِلَلُ الْمُتَنَاھِیَۃ لِابْنِ جَوْزِی، 1/119، حدیث:162)

پہلی بار: صفر شریف 1447ھ، جولائی 2025ء تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اُمّت تک پہنچانے کے لیے دین کے مُتعلّق **"چالیس حدیثیں"** یاد کرلے گا تو اللہ پاک اُسے قیامت کے دِن عالمِ دین کی حیثیت سے اُٹھائے گا، قیامت کے دن مَیں اُس کی **شفاعت** کروں گا اور اس کے حق میں گواہ ہوں گا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، 1/68، حدیث:258)

چالیس احادیث ہی کیوں؟

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوِی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس ارشاد سے مُراد لوگوں تک چالیس احادیث پہنچانا ہے، چاہے وہ یاد نہ ہوں اور نہ ہی اُن کا معنیٰ اُسے معلوم ہو۔ اِسی حدیثِ پاک کی وجہ سے پہلے کے کئی بڑے بڑے علمائے کرام نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت کا امّید وار بننے اور لوگوں کو بنانے کے لئے اَربعینات (یعنی چالیس احادیث) تحریر فرمائیں۔ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوِی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے بارے میں عاجزی واِنکسار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فقیر حقیر نے بھی **"چہل (یعنی چالیس) احادیث"** کا ایک مجموعہ تالیف کیا ہے۔ علمِ حدیث کی خدمت اور تدریس کے بعد سب سے پہلے مجھے جس تالیف کی توفیق عطا ہوئی وہ **"اربعین"** (یعنی چالیس حدیثیں) ہے۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات (اردو)، 1/517 مُلخصاً)

اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے اِس رسالے کو ہمارے پیر و مرشِد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ، آپ کے والدین اور جس جس نے اس رسالے پر کام کیا اُن سب کے لئے بے حساب بخشش اور شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذریعہ بنائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

والسّلام مع الاکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع وبے حساب مغفِرت

ابو محمد طاہر عطّاری مدنی عُفِیَ عَنہٗ

20 محرم شریف 1447 / 16 جولائی 2025

شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

SCAN ME

اربعینِ عطّار (قسط:1) پڑھنے اور سننے کیلئے اس QR CODE کو اسکین کریں۔

SCAN ME

اربعینِ عطّار (قسط:2) پڑھنے اور سننے کیلئے اس QR CODE کو اسکین کریں۔

وفات شریف:
3 رمضان المبارک
سنہ 11ھ

یومِ بی بی

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: ''فاطِمہ'' میرا ٹکڑا ہے،
جس نے اِسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

(بُخاری، 2/550، حدیث: 3767)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: ''فاطِمہ'' میرا ٹکڑا ہے،
جس نے اِسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

شرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:
یعنی ''فاطمہ'' میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔

(مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح، 10/514، تحت الحدیث: 6139)

سب سے افضل روزے

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ماہِ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ پاک کے مہینے مُحَرَّم کے روزے ہیں۔(مُسلِم، ص456، حدیث:2755 ملتقطاً)

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ماہِ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ پاک کے مہینے محرّم کے روزے ہیں

شرحِ حدیث: محرّم شریف نئے اسلامی سال کا پہلا مہینا ہے اور ابھی اس سال کا رمضان شریف کا مہینا نہیں آیا جب نئے سال کی شروعات روزے کے ساتھ ہو گی جو کہ افضل اعمال میں سے ہے جس کے بارے میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ روشنی ہے لہٰذا جب انسان اپنے سال کا آغاز روشنی سے کرے گا تو وہ بقیہ سال بھی اسی روشنی میں گزارے گا۔(اَلْمُفْهِمُ لِمَا اَشْكَلَ مِنْ تَلْخِيْصِ كِتَابِ مُسْلِم، 3/ 235، تحت الحديث:1032)

محرم کو اللہ کا مہینا فرمایا گیا یعنی اللہ کے محبوبوں کا مہینا کہ جو اللہ کے بندوں کا ہو جائے وہ اللہ کا ہو جاتا ہے اور جس دن یا جس مہینے میں کوئی اہم کام ہوا ہو اس میں عبادتیں کرنا بہتر ہے لہٰذا ربیعُ الاٰخر کی گیارہویں، ربیع الاول کی بارہویں، رجب کی ستائیسویں افضل تاریخیں ہیں اور ان میں عبادات، روزہ، نوافل، میلاد شریف وغیرہ کرنا بہت بہتر ہے۔" (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، 3/ 179 بتغیرٍ)

پڑوسی کا حق

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”وہ جنّت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اُس کی آفتوں سے اَمن میں نہیں۔“ (مُسلِم، ص48، حدیث:172)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: ”وہ جنّت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اُس کی آفتوں سے اَمن میں نہیں۔“

شرحِ حدیث: یہاں پڑوسی سے مراد گھر کے ساتھ رہنے والا اور کام کاج وغیرہ میں ساتھ رہنے والا دونوں ہوسکتے ہیں، اِن میں سے ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے اور عام مسلمان کی بہ نسبت ان کو تکلیف پہنچانا زیادہ حرام اور گناہ کا کام ہے۔ جنّت میں داخل نہ ہونے کے دو مطلب ہیں۔ ﴿1﴾ جو شخص پڑوسی کو تکلیف دینا حلال سمجھتا ہو، حالانکہ اُسے علم ہو کہ شریعت نے اِسے حرام فرمایا ہے تو ایسا شخص (حرام کو حلال سمجھنے کے سبب) کافر ہے اور کبھی بھی جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ ﴿2﴾ جو شخص پڑوسی کو تکلیف پہنچانا گناہ سمجھتا ہے مگر اس گناہ میں مبتلا ہے اُس کی سزا یہ ہے کہ وہ جنّت میں اس وقت داخل نہ ہوگا جب وہ کامیاب لوگوں کے لیے کھول دی جائے گی بلکہ اسے کچھ دیر کے لیے روک لیا جائے گا پھر ممکن ہے کہ اسے سزا دے دی جائے یا اللہ پاک اسے معاف فرما کر جنّت میں داخل کر دے۔ یا جو لوگ پڑوسیوں کے حقوق ادا کرتے تھے یہ اُن کے ساتھ جنّت میں داخل نہ ہوگا یا اسے اُس خاص جنّت میں داخل نہ ہونے دیا جائے گا جو پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (شَرحُ صَحِیحِ مُسْلِمِ لِلنَّوَوِی، 2/17۔ اَلْمُفْہِمُ لِمَا اَشْکَلَ مِنْ تَلْخِیْصِ کِتَابِ مُسْلِم، 1/228، تحت الحدیث:37)

بھائی کی تکلیف پر خوش نہ ہو

لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَيَبْتَلِيْكَ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اپنے بھائی کی شَماتَت (یعنی اس کی مُصِیبَت پر اِظہارِ مَسرَّت) نہ کر کہ اللہ پاک اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔(ترمِذی، 4/227، حدیث:2514)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:

اپنے بھائی کی شَماتت (یعنی اُس کی مصیبت پر اظہارِ مسرّت) نہ کر کہ اللہ پاک اُس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مُبتلا کر دے گا۔

شرحِ حدیث: حضرت علّامہ علی قاری حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اپنے کسی دشمن یا مسلمان بھائی کی دینی، دنیاوی یا مالی مصیبت پر خوش نہ ہو کہ ہوسکتا ہے تمہارا اپنے آپ کو اس (مصیبت میں مُبتلا) شخص سے اچھا اور بلند مرتبہ خیال کرنے کی وجہ سے اللہ پاک تمہیں رُسوا کرنے کے لیے اس پر رحم فرمادے۔ بعض شروحات میں ہے: اسے عافیت عطا فرما دے اور تمہیں آزمائش میں مُبتلا فرما دے۔

(مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح، 8/597، تحت الحدیث:4856)(شَرْحُ مَصَابِيْحِ السُّنَّة، 5/254، تحت الحدیث:3784)

گھر میں اِتّفاق ہو

ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ: وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: تین شخص ایسے ہیں جن کا ذِمّہ اللہ پاک نے لیا ہے (اُن میں سے تیسرا) وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخِل ہوا۔

(اَبُوْدَاوٗد، 3/12، حدیث:2494 ملتقطاً)

فرمانِ آخِری نبی صلّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم:

تین شخص ایسے ہیں جن کا ذِمّہ اللّٰہ پاک نے لیا ہے (ان میں سے تیسرا) وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرکے داخِل ہوا

شرحِ حدیث: اس کی شرح میں یہ بھی ہے کہ اس سے گھر میں اِتّفاق، رِزْق میں برکت اور نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، 1/448)

جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور اپنے گھر والوں کو سلام کرے تو اللہ پاک اُسے برکت اور بہت زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہو تو (بِلا ضرورت) نہ نکلے تاکہ وہ (باہر کی) آفات وبَلِیّات سے محفوظ رہے۔

(مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح، 2/432، تحت الحدیث:727)

سونے کے زیور

لَيْسَ مِنْكُنَّ اِمْرَاَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”تم میں سے جو کوئی عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔“ (اَبُوْدَاوٗد،4/126، حدیث:4237)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم: ”تم میں سے جو کوئی عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔“

شرحِ حدیث: یعنی اجنبی مردوں (یعنی جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) پر ظاہر کرے کہ اپنا حُسن اور زیور دوسروں کو دکھائے یا فخر و غرور کے لیے دِکھلاوا کرے یا غریب عورتوں کو فخریہ دکھا کر اُنہیں دُکھ پہنچائے۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح،6/138ماخوذاً)

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ (مولیٰ علی رضی اللہ عنہ) کی شان

اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔

فرمانِ نانائے حَسَنَین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم): ”علیُّ المُرتَضٰی کو دیکھنا عبادت ہے۔“

(اَلْمُسْتَدْرَک، 4/118، حدیث: 4737)

فرمانِ نانائے حسنین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

”علی المرتضیٰ کو دیکھنا عبادت ہے۔“

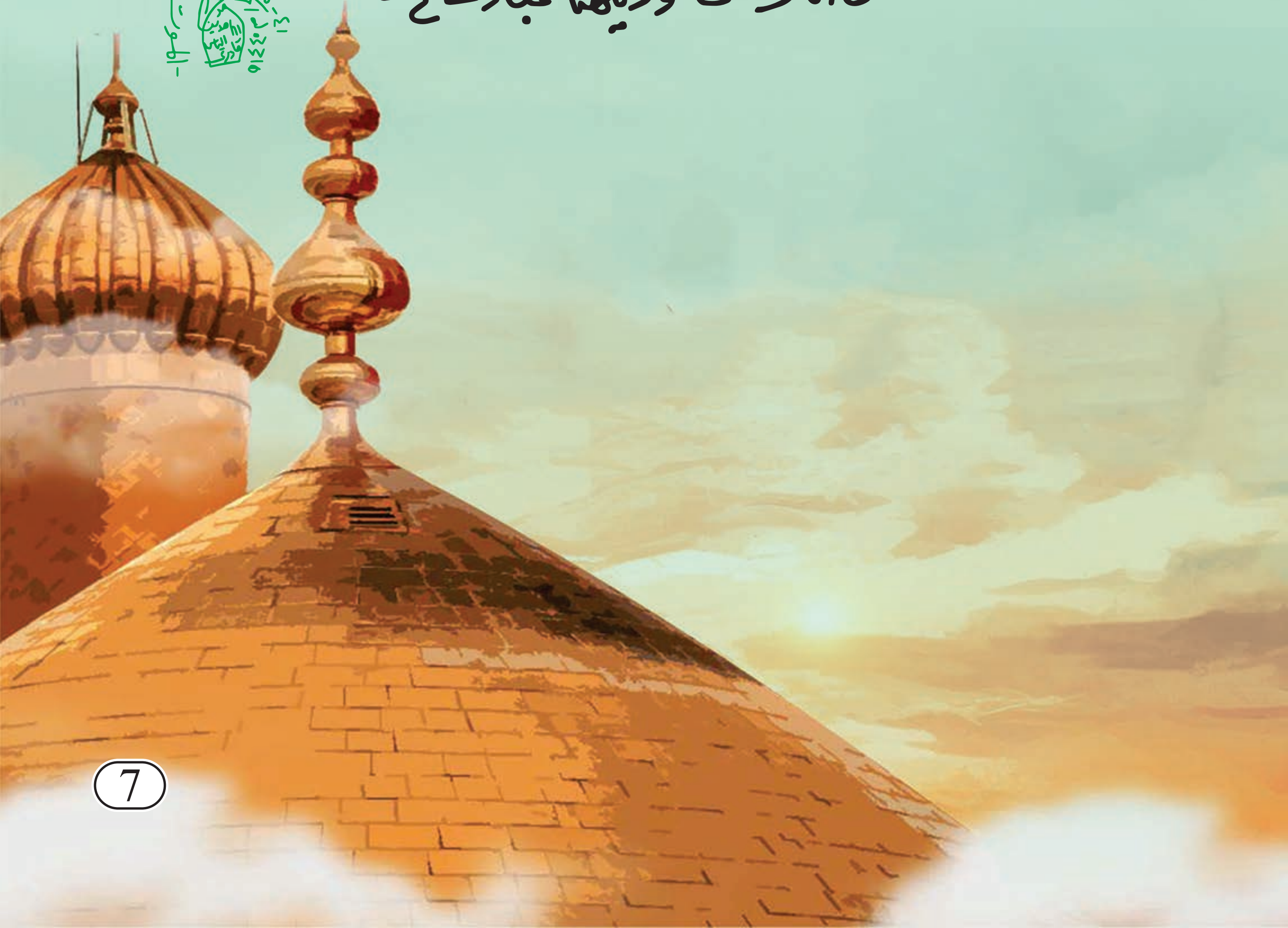

مومن کا ہتھیار

اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”دعا مومن کا ہتھیار ہے“

(اَلْمُسْتَدْرَك، 2/162، حدیث:1855)

فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

”دعا مومن کا ہتھیار ہے“

شرحِ حدیث: مومن دعا کے ذریعے اپنی مصیبتوں کو ایسے ہی دور اور اُن کا علاج کرتا ہے جیسے ہتھیار کے ذریعے اپنے دشمن کو دور کرتا ہے، مومن کی دعا کے ساتھ مصیبتوں کی تین صورتیں ہیں۔ ﴿1﴾ دعا مصیبت سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے تو دعا مصیبت کو دور کر دیتی ہے۔ ﴿2﴾ دعا مصیبت سے کمزور ہوتی ہے تو مصیبت بندے کو پہنچ جاتی لیکن کبھی دعا کی برکت سے مصیبت کی شدّت کم ہو جاتی ہے ﴿3﴾ دعا اور مصیبت دونوں آپس میں جھگڑا کرتی ہیں تو اُن میں سے ہر ایک دوسرے کو روک دیتا ہے۔

اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دُعا کو ہتھیار کے قائم مقام فرما کر اس بات کو ظاہر فرمادیا کہ ہتھیار کا فائدہ صرف دھار کے تیز ہونے ہی سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا اثر کرنا اور اس کے استعمال کرنے والے پر بھی موقوف ہوتا ہے۔ جب ہتھیار مکمل ہو، اس میں کوئی خرابی نہ ہو، وار کرنے والا مضبوط ہو اور کوئی رکاوٹ نہ ہو، تو اس سے دشمن پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر ان تین میں سے کوئی ایک چیز بھی نہ ہو تو اثر کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر دُعا کرنے والا مکمل توجّہ سے نہ کرے یا قبولیت میں کوئی رُکاوَٹ ہو تو دُعا کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور جب خود دعا ہی درست نہ ہو اور دعا مانگنے والا توجہ سے دعا نہ مانگے یا پھر دعا کے قبول ہونے سے کوئی اور رُکاوٹ پائی جائے تو دعا کی قبولیت کا اَثَر ظاہر نہیں ہوتا۔

(فَیْضُ الْقَدِیْر، 3/722، تحت الحدیث:4258)

دنیا میں سزا

كُلُّ الذُّنُوْبِ يُؤَخِّرُ اللهُ مَا شَآءَ مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ

فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهٖ فِى الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: ”سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قیامت کے لئے اُٹھار کھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچا تا ہے۔“ (اَلْمُسْتَدْرَك، 5/ 216، حدیث: 7345)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم:

”سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قیامت کیلئے اُٹھا رکھتا ہے

مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔“

شرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ علی قاری حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: والدین کے نافرمان کی سزا کو قیامت کے دن تک مُؤَخَّر نہیں کیا جاتا بلکہ اُس نافرمان کو مرنے سے پہلے اپنی زندگی یا والدین کی زندگی میں سزا دینا بھی مُراد ہوسکتا ہے۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح ، 8/ 679، تحت الحدیث: 4945)

جوڑا خیرات کرنے کا ثواب

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجاً مِنْ مَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ یَا مُسْلِمُ هٰذَا خَیْرٌ هَلُمَّ اِلَیْهِ

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو آدمی کسی چیز کا جوڑا اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرے گا، اُسے جنّت کے دربان یوں آواز دیں گے: ”اے مسلمان! یہ دروازہ بہتر ہے، ادھر آجاؤ!

(اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَامِ اَحْمَد، 3/295، حدیث: 8798 مُلخصاً)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو آدمی کسی چیز کا جوڑا اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرے گا، اُسے جنّت کے دربان یوں آواز دیں گے: ”اے مسلمان! یہ دروازہ بہتر ہے، اِدھر آجاؤ!“

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ صدقے (یعنی خیرات) میں جو دے، دو کی تعداد میں دے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا مثلاً دو پیسے، دو روٹیاں... الخ (فتاوی رضویہ 7/639)

زمین بھر سونا

لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا، ثُمَّ اُعْطِيَ مِلْءَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ دُوْنَ يَوْمِ الْحِسَابِ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دن ملے گا۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، 5 / 353، حدیث:6104)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دن ملے گا۔

25-1-23

فرشتوں کی دعا

اِذَا صَلّٰی ثُمَّ جَلَسَ فِیۡ مَجۡلِسِہِ الَّذِیۡ صَلّٰی فِیۡہِ، لَمۡ تَزَلِ الۡمَلآئِکَۃُ تُصَلِّیۡ عَلَیۡہِ:
مَا لَمۡ یُحۡدِثۡ اَوۡ یَقُمۡ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو بندہ نماز پڑھ کر جب تک اُس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اُس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں[1] یہاں تک کہ بے وُضو ہو جائے یا اُٹھ کھڑا ہو۔

(مُسْنَدُ اَبِیۡ یَعۡلٰی، 5 / 469، حدیث:6432 ملتقطاً)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم
جو بندہ نماز پڑھ کر جب تک اُس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اُس کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ بے وُضو ہو جاتے یا اُٹھ کھڑا ہو۔

---

1 .... فرشتوں کی دعائے مغفرت اُس (بیٹھے رہنے والے) کے لیے یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہٗ۔
(یعنی: اے اللہ پاک! تو اِس کو بخش دے، اے اللہ پاک! تو اِس پر رَحم فرما۔)

مغفرت سے محروم

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ،

فَيَغْفِرُ اللهُ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُشَاحِنَيْنِ، اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عداوت (یعنی دشمنی) اور قَطعِ رِحُمی کرنے (یعنی رشتے داری توڑنے) والوں کے علاوہ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْكَبِيْر، 1/167، حدیث: 409)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عداوت (یعنی دشمنی) اور قطعِ رِحْمی کرنے (یعنی رشتے داری توڑنے) والوں کے علاوہ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

شرحِ حدیث: امام حَلیمی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعمال لکھنے والے فرشتے بدلتے رہتے ہیں، فرشتوں کا ایک گروہ پیر شریف سے جمعرات تک رہتا ہے پھر وہ آسمان کی طرف چلا جاتا ہے اور دوسرا گروہ جمعرات سے پیر شریف تک رہتا ہے اور پھر آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ جب بھی کوئی گروہ آسمان پر اپنے مقام پر تشریف لے جاتا ہے تو نامۂ اعمال میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہوتا ہے وہ پڑھتے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں نامۂ اعمال پیش کرنے کی یہ صورت ہوتی ہے اگرچہ اللہ پاک اُن کے لکھنے یا نامۂ اعمال پڑھ کر سنانے سے غنی (یعنی بے نیاز) ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اعمال کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ پاک گنہگاروں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے، اس حدیث میں بخشش سے مُراد صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہوں کی بخشش ہے نہ کہ کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں کی، کیونکہ کبیرہ گناہوں کی معافی کے لیے توبہ ضروری ہے۔ (اَلتَّيْسِيْر بِشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيْر، 1/450)

قہقہہ اور مُسکرانا

اَلْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللهِ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: قَہقہہ (یعنی آواز سے ہنسنا) شیطان کی طرف سے ہے اور مُسکرانا اللہ پاک کی طرف سے ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیْر، 2/104، حدیث:1053)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قَہقہہ (یعنی آواز سے ہنسنا) شیطان کی طرف سے ہے اور مُسکرانا اللہ پاک کی طرف سے ہے۔

مسکراہٹ اور قہقہے کی تعریف: اس طرح ہنسنا کہ صرف دانت ظاہر ہوں آواز پیدا نہ ہو "تَبَسُّم" کہلاتا ہے اور اس طرح ہنسنا کہ زیادہ آواز پیدا ہو کہ دوسرا بھی سنے اور منہ کُھل جائے یہ "قہقہہ" ہے۔

(مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، 6/401 ملخصًا)

شرحِ حدیث: یعنی شیطان قہقہے کو پسند کرتا اور قہقہہ لگانے پر اُبھارتا ہے اور اللہ پاک تَبَسُّم (یعنی مسکرانے) کو پسند فرماتا ہے اور اللہ پاک تبسم کرنے والے سے ناراض نہیں ہوتا اور یہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا طریقہ ہے۔

(فَیْضُ الْقَدِیْر، 4/706، تحت الحدیث:6196)

گناہوں کی معافی مل جاتی ہے

مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ، وَلَا تَخَفَّفَ، وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا لِيَغْدُوَ فِي طَلَبِ عِلْمٍ، إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ حَيْثُ يَخْطُو عَتَبَةَ بَابِهِ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو بندہ علم کی جُستُجو (یعنی تلاش) میں جُوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چوکھٹ (یعنی دروازے) سے نکلتے ہی اللہ پاک اُس کے گناہ مُعاف فرما دیتا ہے۔“

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، 4/204، حدیث: 5722)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: "جو بندہ علم کی جُستجو (یعنی تلاش) میں جُوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چوکھٹ (یعنی دروازے) سے نکلتے ہی اللہ پاک اُس کے گناہ مُعاف فرما دیتا ہے۔"

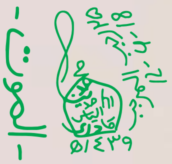

مشورہ کیجئے۔

مَنْ اَرَادَ اَمْرًا فَشَاوَرَ فِيْهِ اِمْرَأً مُسْلِمًا وَفَّقَهُ اللهُ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِهٖ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اُس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ پاک اُسے دُرُست کام کی ہِدایت دے دیتا ہے۔“

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، 6/152، حدیث:8333)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ”جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اُس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ پاک اُسے دُرُست کام کی ہِدایت دے دیتا ہے۔“

سو(100)گھروں کی بلائیں دُور

اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِائَةِ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِهِ الْبَلَآءَ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”اللہ پاک ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اُس کے پڑوس کے 100 گھر والوں کی بَلا (یعنی آفت) دَفع فرماتا ہے۔“ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، 3/129، حدیث:4080)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

” اللہ پاک ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی برکت سے اُس کے پڑوس کے ۱۰۰ گھر والوں کی بَلا (یعنی آفت) دَفع فرماتا ہے۔“

شرحِ حدیث: اللہ پاک اپنی بار گاہ میں اُس نیک بندے کے مقام و مرتبے یا اس کی دعا کے سبب، بلائیں دور فرما دیتا ہے۔ سو (100) کا عدد کثرت کو بیان کرنے کے لیے ہے نہ کہ حد بندی کے لیے کیونکہ پڑوس کی جو تعداد بیان کی جاتی ہے وہ چاروں طرف چالیس چالیس گھر ہے جو سو کے عدد سے زیادہ ہے۔ (فَیْضُ القَدِیر، 2/331، تحت الحدیث:1794) ایک اور مقام پر ہے کہ اللہ پاک اپنا ذکر کرنے والوں کی برکت سے ذکر نہ کرنے والوں سے، نماز پڑھنے والوں کی برکت سے نہ پڑھنے والوں سے اور روزے رکھنے والوں کی برکت سے نہ رکھنے والوں سے بلائیں دور فرما دیتا ہے۔

(اَلتَّیْسِیْرُ بِشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِیْر، 1/261)

مغفرت ہو جائے گی

أَكْرِمُوا الْخُبْزَ فَإِنَّهُ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، مَنْ أَكَلَ مَا سَقَطَ مِنَ السُّفْرَةِ غُفِرَ لَهُ

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے، جو شخص دسترخوان سے گِری ہوئی روٹی کو کھالے گا اُس کی مغفِرت ہو جائے گی۔“

(اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر، ص88، حدیث:1426)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم:
”روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے،
جو شخص دسترخوان سے گِری ہوئی روٹی کو کھالے گا
اُس کی مغفِرت ہو جائے گی۔“

شرحِ حدیث:

یعنی اللہ پاک اُس کے چھوٹے گناہوں کو بخش دے گا اور اُن پر عذاب نہ دے گا۔

(فَیْضُ الْقَدِیْر، 2/118، تحت الحدیث:1426)

فرشتوں کی لعنت

مَنْ دَعَا رَجُلًا بِغَيْرِ اِسْمِهٖ لَعَنَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جس نے کسی مسلمان کو اُس کے نام کے علاوہ کسی لفظ (یعنی بُرے نام) سے پُکارا اُس پر ملائکہ (یعنی فرشتے) لعنت بھیجتے ہیں۔“

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَة، ص 175، حدیث: 395)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم:

” جس نے کسی مسلمان کو اُس کے نام کے علاوہ کسی لفظ (یعنی بُرے نام) سے پُکارا اُس پر ملائکہ (یعنی فرشتے) لعنت بھیجتے ہیں۔“

شرحِ حدیث: یعنی بُرے نام یا ایسے نام سے پُکارے جسے وہ ناپسند کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے (یعنی نیک لوگوں کے مقام و مرتبہ سے دوری کی دعا کرتے) ہیں البتّہ کسی کو ”یا عبد اللہ یعنی اے اللہ کے بندے! پکارنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فَیْضُ الْقَدِیْر، 6/163، تحت الحدیث: 8666)

تین باتیں

اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی خِصَالٍ ثَلَاثٍ : عَلٰی حُبِّ نَبِیِّکُمْ، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ، وَعَلٰی قِرَآءَۃِ الْقُرْآنِ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ: اپنے نبی کی مَحبَّت، اہلِ بیت کی محبَّت اور قرآن کی تِلاوت۔

(اِتْحَافُ الْخِیَرَۃِ الْمَھَرَۃِ بِزَوَائِدِ الْمَسَانِیْدِ الْعَشَرَۃ، 10/386، حدیث:10101)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ : اپنے نبی کی محبّت، اہلِ بیت کی محبّت اور قرآن کی تلاوت۔

شرحِ حدیث: حضرت علّامہ عبدُ الرّءوف مُناوی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ان تین خصلتوں کی اہمیت کے پیشِ نظر بطورِ خاص (اِن کو) ذِکر فرمایا۔ مُراد یہ ہے کہ اَولاد کو اِن تین خصلتوں کا عادی بناؤ کہ اِنہی میں پروان چڑھیں (یعنی بڑے ہوں) اور ہمیشہ اِن پر قائم رہیں۔ نیز نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی محبّت سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایمانی محبّت مراد ہے۔ یہ واجب ہوتی ہے کیونکہ یہ دین کی پیروی (Follow کرنے) پر اُبھارتی ہے۔ (فَیْضُ الْقَدِیْر، 1/292)

زبان کی حفاظت

مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَّرَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَبِلَ عُذْرَهُ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ (پاک) اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصّے کو روکے گا قِیامت کے دِن اللہ پاک اپنا عذاب اُس سے روک دے گا اور جو اللہ (پاک) سے عُذر کرے گا اللہ (پاک) اس کا عُذر قبول فرمائے گا۔“ (شُعَبُ الْاِیمان،6/315،حدیث:8311)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم: ”جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ (پاک) اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصّے کو روکے گا قِیامت کے دِن اللہ پاک اپنا عذاب اُس سے روک دے گا اور جو اللہ (پاک) سے عُذر کرے گا اللہ (پاک) اُس کا عُذر قبول فرمائے گا۔“

شرحِ حدیث: جس نے لوگوں کے عیبوں کو چھپایا اللہ پاک لوگوں اور فرشتوں سے اُس کے عیبوں کو چھپادے گا۔

(شَرْحُ الطِّیبی،9/299،تحت الحدیث:5121) (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِیح،8/844تا845،تحت الحدیث:5121 ملخصاً)

بہترین لوگ

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ، فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ۔

فرمان آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”میرے صَحابہ کی عزّت کرو کیونکہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔“ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح ،2 / 413، حدیث:6012)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ”میرے صَحابہ کی عزّت کرو کیوں کہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔“

شرحِ حدیث:

تقریباً چار سو سال پہلے کے بزرگ حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ فرمانِ عالی شان اُمّت کے لئے ہے کہ تمام صحابۂ کرام (علیہمُ الرّضوان) کی عزت و تعظیم کی جائے۔ (مرقاۃُ المفاتیح،10 / 362، تحت الحدیث:6012) جن صحابہ (علیہمُ الرّضوان) نے حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی صُحبت پائی، حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے علم و عمل حاصل کیے، حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی تربیت پائی وہ تو انسان کیا فرشتوں سے بڑھ گئے۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے جَمال (یعنی خوبصورت چہرے) پر ایک نظر وہ کام کرتی ہے جو عمر بھر کے چِلّے خَلوَتیں عبادتیں نہیں کرسکتیں کوئی اس (یعنی صحابی) جیسا نہیں ہو سکتا۔ (مراٰۃ المناجیح،8 / 340)

صَحابی کسے کہتے ہیں: حضرت علّامہ حافِظ اِبنِ حَجَر عَسقَلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جن خوش نصیبوں نے ایمان کی حالت میں اللہ کریم کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملاقات کی ہو اور اِیمان ہی پر اُن کا انتقال شریف ہوا، اُن خوش نصیبوں کو ”صحابی“ کہتے ہیں۔ (نُخْبَۃُ الْفِکَر، ص111)

اللہ پاک کا پیارا

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّآئِبَ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جوانی میں توبہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب (یعنی پیارا) ہے۔“

(کَنْزُ الْعُمَّال، اَلْجز:4، 2/87، حدیث:10181)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:
”جوانی میں توبہ کرنے والا شخص
اللہ تعالیٰ کا محبوب (یعنی پیارا) ہے۔“

شرحِ حدیث: کیونکہ جوانی میں شہوت (یعنی خواہش) کا غلبہ ہوتا ہے اور عقل ناقص (یعنی کمزور) ہوتی ہے اور گناہوں کے اسباب مضبوط ہوتے ہیں اسی لئے جب کوئی نوجوان گناہ کی طاقت ہونے کے باوجود توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک اُس سے محبّت فرماتا ہے۔ (اَلتَّیْسِیْر بِشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِیْر، 1/269)

خوفِ خُدا میں رویئے

مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو شخص اللہ پاک کے خوف سے روئے، اللہ پاک اُس کی بخشِش فرمادے گا۔“ (کَنْزُالْعُمَّال، اَلْجُز:3، 2/ 63، حدیث:5909)

فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”جو شخص اللہ پاک کے خوف سے روئے،

اللہ پاک اُس کی بخشِش فرمادے گا۔“

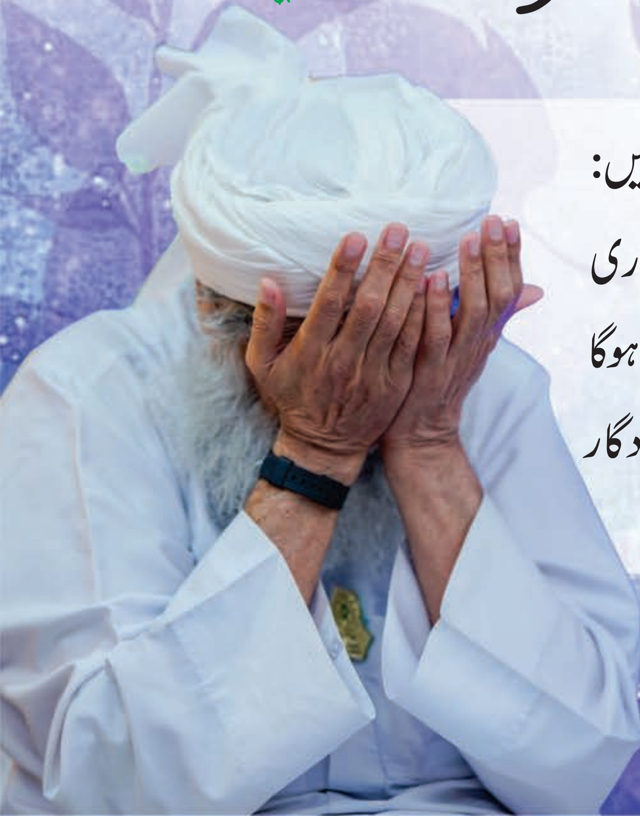

حضرت علّامہ محمد بن عَلّان شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کا ایسا خوف ہو جو احکامِ خداوندی کی پاسداری کروائے اور بُرائیوں سے روکے لہٰذا جسے ایسا خوف ہوگا وہ جہنم کی آگ میں نہ جائے گا کیونکہ یہ کریم پروردگار کا وعدہ ہے۔ (دَلِیْلُ الْفَالِحِیْن، 2/ 364، تحت الحدیث:448)

جنّتی دَرَخت

اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ غُصْنٌ مِّنْ اَغْصَانِهَا۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”سَخاوت ایک جنّتی دَرَخت ہے اور عُثمان اُس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہیں۔“ (کَنْزُالْعُمّال، اَلْجُز:11، 6/273، حدیث:32849)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: ”سَخاوت ایک جنّتی دَرَخت ہے اور عُثمان اُس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہیں۔“

جنّت میں داخلے کا ایک سبب

لَا یَرٰی اِمْرَءٌ مِنْ اَخِیْہِ سَیِّئَۃً فَیَسْتُرُھَا عَلَیْہِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:
جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اسے چُھپا دے
تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔

(کَنْزُالْعُمَّال،2/103،اَلْجُز:3،حدیث:6394)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم
جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اُسے چُھپا دے
تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔

نامِ محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی برکتیں

مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ ذَكَرٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا حُبًّا لِي وَتَبَرُّكًا بِاسْمِي فَإِنَّهُ هُوَ وَمَوْلُودُهُ فِي الْجَنَّةِ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: ”جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے اُس کا نام محمد رکھے، وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنّت میں جائیں گے۔“

(جَمْعُ الْجَوَامِع، 7/295، حدیث:23255)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہُ علیہ والہٖ وسلّم: ”جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبّت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کیلئے اُس کا نام **محمّد** رکھے، وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنّت میں جائیں گے“

ماں باپ کیلئے دعا

اِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ’’بندہ جب ماں باپ کیلئے دعا ترک کر (یعنی چھوڑ) دیتا ہے اُس کا رِزق قَطع ہو (یعنی کٹ) جاتا ہے۔‘‘ (جَمْعُ الْجَوَامِع، 1/292، حدیث:2138)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:

’’بندہ جب ماں باپ کیلئے دعا ترک کر (یعنی چھوڑ) دیتا ہے اُس کا رزق قَطع ہو (یعنی کٹ) جاتا ہے‘‘

اعلیٰ حضرت کے والدِ محترم مولانا نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: والدین کے لیے دعا ’’سنتِ قدیمہ‘‘ (یعنی پُرانا طریقہ) ہے کہ حضرتِ نوح علیہ السّلام کے وقت سے جاری ہے۔

اللہ پاک ان سے حکایت فرماتا ہے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ﴾ (پ29، نوح:28)

ترجمۂ کنز الایمان: ’’اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو۔‘‘

(فضائل دعا، ص90)

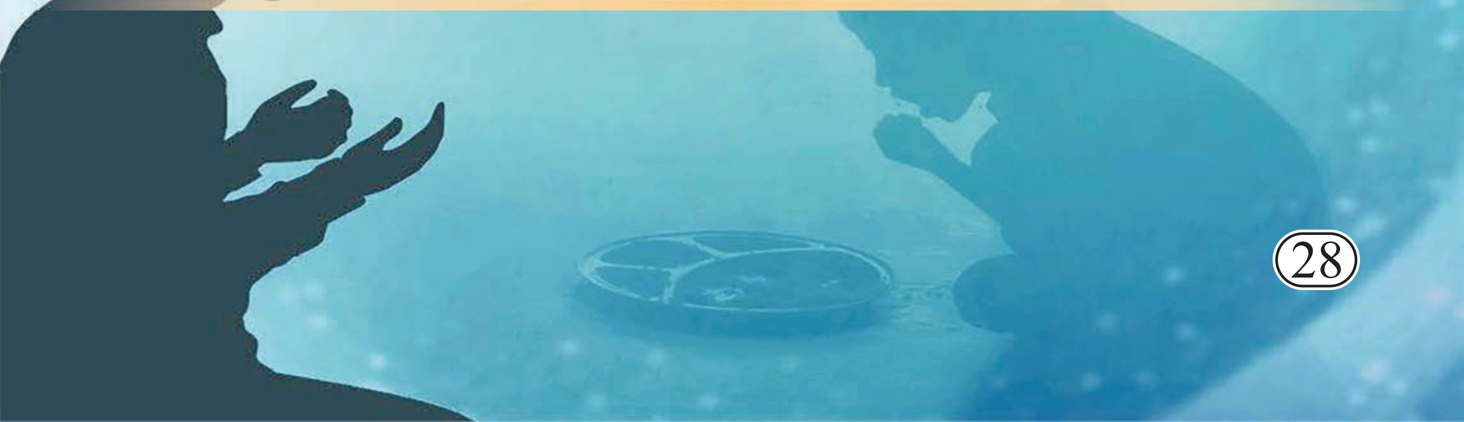

گویا 100 سال کے روزے رکھے

فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ، مَنْ صَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ، وَقَامَ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ، کَانَ کَمَنْ صَامَ مِنَ الدَّھْرِ مِائَۃَ سَنَۃٍ، وَقَامَ مِائَۃَ سَنَۃٍ وَھُوَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: ”رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور رات کو قِیام کرے (یعنی عبادت کرے) تو گویا اُس نے 100 سال کے روزے رکھے، سو (100) برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔“

(فَضَائِلُ الْاَوْقَاتِ لِلْبَیْھَقِی، ص23، حدیث:12)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ”رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور رات کو قِیام کرے (یعنی عبادت کرے) تو گویا اُس نے ۱۰۰ سال کے روزے رکھے، سو۱۰۰ برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔“

بُخار کی فضیلت

اِنَّ اللّٰہَ لَیُکَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَایَاہُ کُلَّھَا بِحُمّٰی لَیْلَۃٍ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

”اللہ پاک ایک رات کے بُخار کے سبب مؤمن کے تمام پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب، 4/153، حدیث:78)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”اللہ پاک ایک رات کے بُخار کے سبب مؤمن کے تمام پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

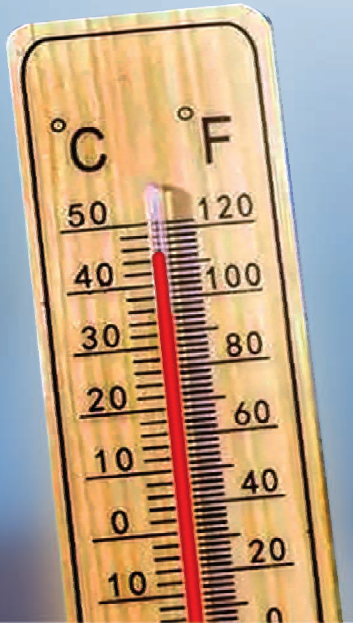

ریاکاری کی تباہ کاری

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ عَمَلًا فِیْہِ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ رِیَآءٍ۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”اللہ پاک اُس عَمَل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی رِیا (یعنی دِکھاوا) ہو۔“ (اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْہِیْب، 1/36، حدیث:27)

فرمانِ رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

”اللہ پاک اُس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی رِیا (یعنی دِکھاوا) ہو۔“

خاکِ مدینہ کی برکت

وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِیْ غُبَارِھَا شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک خاکِ مدینہ میں ہر بیماری سے شِفا ہے۔(اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب،2/ 149، حدیث:28)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:

اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے،

بے شک خاکِ مدینہ میں ہر بیماری سے شِفا ہے۔

حضرتِ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو تبوک میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ملے، انہوں نے مٹی اُڑائی، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان کی ناک سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! "مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔" (جامِعُ الْاُصُوْل لِلْجَزَرِی ،9/297، حدیث: 6992)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بعض صَحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ اِس خاک سے بخار کا علاج کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مدینۂ پاک کا گردوغبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو بھی اس سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفا ہے۔(جَذْبُ الْقُلُوب،ص22، 27 ملخصًا)

مغفرت کی خوشخبری

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ یٰسٓ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: جس نے شبِ جُمعہ (یعنی جمعرات وجمعہ کی درمیانی رات) سورۂ یاسین کی تلاوت کی اُس کی مغفرت کردی جائے گی۔

(اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب، 1/298، حدیث:4)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم
جس نے شبِ جُمعہ (یعنی جمعرات وجمعہ کی درمیانی رات) سورۂ یاسین کی تلاوت کی اُس کی مغفرت کردی جائے گی۔

شرحِ حدیث: مراد یہ کہ اُس کے صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
(جبکہ کبیرہ یعنی بڑے گناہوں کے لئے توبہ ضروری ہے۔)

(فَتْحُ الْقَرِیْبِ الْمُجِیْب عَلَی التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْھِیْب، 4/720، تحت الحدیث:1100)

مچھلیوں کی دعا

تَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ حَتّٰى يُفْطِرُوْا۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”رمضان کے روزہ دار کے لئے مچھلیاں اِفطار تک اِسْتِغْفار کرتی رہتی ہیں۔“

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب، 2/ 55، حدیث:6)

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

”رمضان کے روزہ دار کیلئے مچھلیاں افطار تک اِستِغفار کرتی رہتی ہیں۔“

رِیاکاری کا نقصان

اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَآءٍ۔

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”اللہ پاک نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔“

(جَامِعُ الْاَحَادِیْث، 2/476، حدیث: 6725)

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

”اللہ پاک نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔“

شرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ محمد عبد الرّءُوف مناوی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی رِیاکار مسلمان ابتداءً جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔ (فَیْضُ الْقَدِیْر، 2/286، تحت الحدیث: 1725)

ریاکاری کی تعریف: ”اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔“ گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدَمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔ ریاکاری کرنے والے کو ریاکار کہتے ہیں۔ (اَلزَّوَاجِر، 1/86)

بیماری کی فضیلت

مَنْ مَرِضَ لَيْلَةً، فَصَبَرَ وَرَضِيَ بِهَا عَنِ اللهِ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو ایک رات بیمار رہا، صبر کیا اور اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جَنا ہو۔“

(نَوادِرُ الاُصُول، 6/19، حدیث:1316)

فرمانِ آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

”جو ایک رات بیمار رہا، صبر کیا اور اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جَنا ہو۔“

گناہوں سے پاک

فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ یُذْھِبُ اللّٰہُ بِہٖ خَطَایَاہُ، کَمَا تُذْھِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالْفِضَّۃِ۔

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”مسلمان کی بیماری اُس سے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کے مَیل کو دور کر دیتی ہے۔“ (مَعْرِفَۃُ الصَّحَابَۃ، 6/3536، حدیث:7995)

فرمانِ آخری نبی

”مسلمان کی بیماری اُس سے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔“

شرحِ حدیث: جب مومن بندہ بیماری پر صبر کرتا اور اللہ پاک سے ثواب کی امید رکھتا ہے تو اسے یہ فضیلت عطا ہوتی ہے جبکہ اگر کافر بیمار ہو یا اُسے کوئی مصیبت پہنچے تو اُسے اس پر کوئی ثواب نہیں ملتا اور نہ اُس کے کسی عمل کا کفارہ ہوتا ہے۔ بے شک بیماریوں وغیرہ کے ذریعے بندۂ مومن کا امتحان ہوتا ہے جیسے سونے اور چاندی کو آگ میں ڈال کر پرکھا جاتا ہے اگر بندۂ مومن بیماریوں وغیرہ پر صبر کرتا ہے تو اُس سے گناہ دور ہو جاتے ہیں، جیسے سونا اور چاندی آگ برداشت کرتے ہیں تو اُن سے کھوٹ (یعنی ملاوٹ) نکل جاتی ہے۔ (شَرۡحُ سُنَنِ اَبِیۡ دَاوٗدَ لِابْنِ رُسْلان، 13/277، تحت الحدیث:3092)

بچّے اور بوڑھے کا فرق

حِفْظُ الْغُلَامِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ وَحِفْظُ الرَّجُلِ بَعْدَ مَا کَبُرَ کَالْکِتَابِ عَلَی الْمَآءِ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: چھوٹے بچے کا یاد کرنا پتّھر پر لکیر کی طرح ہے اور مَرد کا بُڑھاپے میں کسی چیز کو یاد کرنا پانی پر لکھنے کی مانند ہے۔(اَلْفَقِیْہُ وَالْمُتَفَقِّہُ،2/180،حدیث:820 ملتقطاً)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:
چھوٹے بچّے کا یاد کرنا پتّھر پر لکیر کی طرح ہے اور مَرد کا
بُڑھاپے میں کسی چیز کو یاد کرنا پانی پر لکھنے کی مانند ہے۔

شرحِ حدیث: علّامہ عبد الرّوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بُوڑھے شخص کے حواس کمزور ہو جانے کے سبب اُس کا یاد کیا ہوا اسی طرح باقی نہیں رہتا جیسے پانی پر لکھا ہوا باقی نہیں رہتا جبکہ چھوٹے بچے کی قوّتِ اِدْراک (یعنی میموری، یادداشت اور سمجھنے کی طاقت) مضبوط ہونے کی وجہ سے وہ جو بھی یاد کرتا ہے اس کے ذہن میں اس طرح محفوظ ہو جاتا ہے جیسے پتھر پر نشان محفوظ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے: بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کی طرح ہے اگرچہ بڑی عمر میں عقل زیادہ ہوتی ہے لیکن مختلف کاموں میں مشغولیت بھی زیادہ ہوتی ہے۔(چونکہ بچے کام کاج، کمانے وغیرہ سے بے فکر ہوتے ہیں اس لئے ان کے ذہنوں میں بات جلدی اور زیادہ وقت کے لئے باقی رہ جاتی ہے۔) (فَیْضُ الْقَدِیْر،3/515، تحت الحدیث:3733)

آنکھ کے اشارے سے ڈرانا

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّشِیْرَ اِلٰی اَخِیْہِ بِنَظْرَۃٍ تُؤْذِیْہِ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ’’مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مُسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔‘‘ (اِتْحَافُ السَّادَۃِ الْمُتَّقِیْن، 7/177)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم:

’’مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مُسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔‘‘

شرحِ حدیث: کیونکہ مومن کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف پہنچانا حرام ہے۔ اس حدیثِ پاک میں اس بات کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے کہ جب تکلیف پہنچانے والی نظر سے دیکھنا حرام ہے تو جو کام اس سے بھی بڑھ کر ہیں، مثلاً کسی مسلمان کو بُرا بھلا کہنا یا مارنا اُن کی برائی اس سے بھی زیادہ ہے۔

(فَیْضُ الْقَدِیْر، 3/643، تحت الحدیث: 8123)

اکیلے میں نفل نماز کی فضیلت

مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ خَلَاءٍ لَا یَرَاہُ اِلَّا اللہُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو اَکیلے میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اُس کے لئے جہنّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔“

(جَمْعُ الْجَوَامِع، 7/200، حدیث: 22365)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "جو اَکیلے میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اُس کیلئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔"

23-2-22

شرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ عبدُ الرّءوف مُناوی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس (یعنی تنہائی میں نفل نماز پڑھنے والے کو) کو آخرت میں اُس آگ سے بچایا جائے گا جس کے ذریعے منافق کو عذاب دیا جائے گا یا اُس کے لئے گواہی دی جائے گی کہ وہ منافق نہیں ہے کیونکہ منافقین جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو نہایت سُستی اور ہارے دل کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں یہ روایت اُس (نفل) نماز کی فضیلت کی دلیل ہے جو تنہائی میں لوگوں سے چُھپ کر پڑھی جائے کہ وہ نماز قبولیت کے زیادہ لائق اور قریب ہے۔ (فَیْضُ الْقَدِیْر، 6/218، تحت الحدیث: 8808)

حضرتِ علّامہ علی بن احمد بن محمد عزیزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ممکن ہے اللہ پاک اِس نفل نماز پڑھنے کی برکت سے (اُس بندے) کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دے یا اُس کے گناہ معاف فرما دے اور اُس کے خَصم (یعنی قیامت کے دن اُس سے اپنے حق کا مطالبہ کرنے والے) راضی ہو جائیں لہٰذا اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

(اَلسِّراجُ الْمُنِیْر، 4/306)

اگلے ہفتے کا رسالہ

978-969-722-792-1
01082579

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net